www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ و السلام علیک یا رحمۃ للعالمین

تحقیقِ اُستنِ حنانہ

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کر لیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا رحمۃ للعالمین

تحقیقِ اُستنِ حنانہ

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت عارف رومی قدس سرہٗ فرماتے ہیں

اُستن حنانہ از ھجر رسول نالہ میزد ھمچوں ارباب عقول درمیان مجلس وعظ

آنچاں کروے آگاہ گشت ھم پیرو جواں

ستوں گریہ کناں حضور پاک ﷺ کی جدائی سے عقلمندوں کی طرح روتا تھا۔ وعظ مجلس میں تمام پیرو جواں صحابہ کرام نے اُس کی آواز سن لی۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ واقعہ اس حدیث شریف سے منظوم فرمایا ہے جسے تمام محدثین نے اپنی معتبر سندات کے ساتھ اپنی تصانیف میں درج فرمایا ہے۔ اصحابِ صحاح کے علاوہ محدثینِ کرام کی اکثر و بیشتر کتابوں میں یہ واقعہ موجود اور ایسا معتبر و مستند کہ بمطابق اصطلاح حدیث سے حدیث متواتر مانا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی حنفی شارح تفسیر بیضاوی اور ملا علی قاری حنفی صاحب مرقات شرح مشکوٰۃ اور امام احمد قسطلانی فی شرح بخاری اور امام زرقانی شارح مواہب لدنیہ و دیگر محققین نے اپنی تصانیف میں اس کے متواتر ہونے پر بڑے دلائل قائم فرمائے ہیں۔

یہ واقعہ جسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب بخاری شریف میں روایت فرمایا اس طرح ہے

کان الجذع یقوم علیه النبی ﷺ سلم فلما وضع له المنبر سمعنا للجذع مثل اصوات العشار

www.Faizahmedowaisi.com

یعنی جب محبوب خدا ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو تعمیر مسجد میں ایک ستون سے پشت مبارک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ چند روز میں کسی صحابی نے لکڑی کا منبر تیار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ اُس نئے منبر پر خطبہ کے لئے تشریف لے گئے تو وہ ستون نبی پاک ﷺ کے فراق سے زار و قطار رونے لگا۔ اُس ستون کا رونا اِس قدر زوردار تھا کہ مسجد کے در و دیوار ہل گئے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے حضرت انس فرماتے ہیں

حتی ارتیح المسجد بخوارہ

یعنی اور اُس کا رونا اتنا پر تاثیر تھا کہ حاضرینِ مجلس پر ایک کیف طاری ہو گیا۔

حضرت قاضی عیاض شفاء شریف میں فرماتے ہیں

وفی روایة سھل و کثر بکائو الناس لما راوبه۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا کہ ستون کا گریہ حضور پاک ﷺ کی وجہ سے تھا۔

اس کی دلیل حدیث شریف میں ہے چنانچہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا

ان هذا بكى لما فقد من الذكر

اس روایت میں الذکر سے حضور نبی پاک ﷺ مراد ہیں۔ علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض، شرح شفاء، قاضی عیاض میں تصریح فرمائی ہے۔

در تحیر مانده اصحاب رسول

کز چه می نالد ستون با عرض وطول

استنِ حنانہ کا گریہ سن کر تمام صحابہ کرام کو حیرت ہوئی کہ اس کے عرض طول میں سے رونے کی آواز کیوں آرہی ہے۔

اس شعر میں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے لفظ عرض وطول کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ ستون کے ہر رگ وریشہ سے رونے کی آواز آرہی تھی اس بات کی حضرت ابی بن کعب کی روایت سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔

کما قال حتى تصدع وانشق۔

یعنی جب حضور سرورِ عالم ﷺ نے اپنے عاشق زار کا یہ حال دیکھا تو منبر سے اُتر کر اُسے گلے لگالیا۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا

لو لا التذمته لم يذل هذا الى يوم القيمة تحذنا على مفارقته رسول الله۔

www.Faizahmedowaisi.com

یعنی اگر میں اُسے گلے نہ لگاتا تو وہ قیامت تک اس طرح میری جدائی میں دھاڑیں مار مار کر روتا رہتا۔

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے جب ستون کو ہاتھ لگایا تو وہ خاموش ہوگیا۔

امام اسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے اُسے روتا دیکھ کر اپنے پاس بلایا تو ستونِ حنانہ ارشادِ گرامی سن کر زمین چیرتا ہوا بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اُسے گلے لگایا اور تسلی دے کر فرمایا اپنے اصل مقام پر لوٹ جا چنانچہ پھر وہ واپس لوٹا۔ امام اسفرائنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول سے بعض نے سمجھا کہ استنِ حنانہ کا واقعہ دوبار ہوا۔ ملا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں یہ واقعہ صرف ایک بار ہوا ہے۔ امام اسفرائنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول میں صرف تغایرِ لفظی ہے۔

گفت پیغمبر چه خواهی اے ستون

گفت جانم در فراقت گشت خون

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اے ستون تو کیا چاہتا ہے اُس نے عرض کیا حضرت! میری جان آپ ﷺ کے فراق میں خون خون ہوگئی ہے۔

عراقی مرحوم ستونِ حنانہ کی طرف سے یوں ترجمانی فرماتے ہیں:

مردن و خالی شدن بھتر که بے تو زیستن

سوختن خوشته بسے کز روئے تو گردم جدا

یہ مضمون مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے دارمی شریف کی حدیث پاک سے لیا ہے اور جب تک مکالمے کا مضمون چلتا رہیگا اسی دارمی کی حدیث پاک سے ماخوذ ہوگا۔

از فراق تو مراچوں سوخت جاں

چوں ننالم بے تو اسے جانِ جہاں

جب آپ ﷺ کے فراق سے میری جاں نکل گئی تو پھر اے جانِ جہاں آپ ﷺ کے بغیر کیوں نہ روؤں۔

فیضانِ اویسیہ
www.Faizahmedowaisi.com

عارف رومی اس کے مطابق فرماتے ہیں

یار چوں رفت آں بخوبی از همه عالم فزوں

درفراقش ازهمه عالم فزوں خواهم گریست

ستونِ حنانہ نے اپنی گریہ کی علت کا اظہار ان الفاظ سے کیا

مسندت من بودم از من تاختی

برسر منبر مسند ساختی

پہلے میں آپ ﷺ کا تکیہ گاہ تھا آپ ﷺ نے مجھ سے روگردان ہو کر دوسرے منبر کو تکیہ بنادیا جب آپ ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا تو میرا حال یونہی ہے جیسے کسی نے کہا

جدا زروئے توام زندگی نصیب مباد

درانجمن کہ گلے نیست عندلیب مباد

جب ستون نے اپنا بیان ختم کیا تو حضور پاک ﷺ اُس سے یوں گویا ہوئے۔

پس اولش گفت اے نیکو درخت

اے شدہ باسر تو ہمراز بخت

گر همی خواهی ترا نخلے کنند

شرقی و غربی از تو میوہ چنند

حضور نبی پاک ﷺ نے ستون سے فرمایا اے مبارک درخت خوش نصیبی تیرے ساتھ ہمراز ہوگئی ہے لہٰذا اگر تیری خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے کھجور کا سرسبز تنا بنا دے اور مشرق اور مغرب کے لوگ تیرا میوہ چنیں۔ اگر تیری خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے بہشت کا سرو بنا دے اور تو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تروتازہ رہے۔

یہ مضمون حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے ہیں جو دارمی شریف کے علاوہ دوسری مستند کتب مثلاً شفاء قاضی عیاض و مواہب لدنیہ و زرقانی وغیرہ میں موجود ہیں۔ حدیث شریف میں یوں ہے

فقال یعنی النبی ﷺ ان شئت لا ردت الی الحائط الذی کنت فیه تنبت لك عروقك ویکمل خلقك ویجدد لك اردك ویجدد لك خرص وثمرة وان شئت اغرسك فی الجنة فیا کل اولیاء الله من ثمرك۔

www.Faizahmedowaisi.com

حضور پاک ﷺ نے اس ستون سے فرمایا اگر چاہے تو تجھے اس باغ میں بو دیا جائے جہاں تو پہلے تھا اور تیرے رگ و ریشہ کو مکمل کر دیا جائے تاکہ محبوبانِ خدا تیرا پھل کھائیں۔

حضور محبوبِ خدا ﷺ نے ستون سے یہ ارشادِ گرامی فرما کر ستون کی طرف کان مبارک لگایا جیسے کسی رازدان سے بات سننے کا انتظار کیا جاتا ہے چنانچہ حدیث کا جملہ ملاحظہ ہو

ثمہ اصغی راسه له النبی ﷺ یستمع مایقول

حضور نبی پاک ﷺ کا وہ رازدان عاشق زارا اپنے محبوبِ کریم، رؤف رحیم ﷺ کے لطف و کرم کی وسعت دیکھ کر عرض

کرتا ہے۔

گفت آں خواهم كه دائم شد بقاش

بشنواے غافل کم از از چوبے مباش

میں وہ بننا چاہتا ہوں جسے بقا ہو سن اے غافل تو بھی ایک لکڑی سے کم نہ ہو۔

پہلا مصرعہ حدیث شریف کا بقایا ہے چنانچہ دارمی شریف میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ستون نے یوں عرض کیا

فقال بل تغرسنی فی الجنة فیا کل منی اولیاء الله و اکون فی مکان لا ابلی فیه۔

یعنی اے سرورِ دین، اے حبیبِ خدا ﷺ مجھے بہشت میں قائم فرمادیں تاکہ میرا پھل اولیاء اللہ کھائیں اور میں ایسی جگہ رہنا چاہتا ہوں جہاں میں پرانا رہوں نہ مجھے فنا ہو۔

دارمی شریف میں ہے

فسمعه من یلیه

یعنی ستون کے مضمون کی وضاحت قریب بیٹھنے والے سب نے سنی۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں منجملہ ان سامعین میں ایک ہر کہ نامی بھی تھے جب حضور نبی پاک ﷺ نے ستون کے معروضات سن لئے تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اذن و اختیار سے فرمایا۔ اے ستون جیسے تو نے چاہا میں نے ویسے ہی کر دیا۔ اس کے بعد حضور نبی پاک ﷺ نے ستون کے متعلق ارشاد فرمایا

www.Faizahmedowaisi.com

اختار دار البقاء علی دار الفناء

یعنی ستون نے دار البقاء کو دار الفناء پر ترجیح دی۔

مصرعہ ثانی میں حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنے دستور کے مطابق سالک کو تنبیہ فرماتے ہیں کہ اس جماد نے تو دنیائے فانی اور اس کی چند روزہ بہار کو لات ماردی اور عالمِ بقا کو پسند فرمایا۔ لیکن اے غافل انسان تیرے اُوپر افسوس ہے کہ باوجود عاقل و ذی روح ہونے کے دار الفناء یعنی دنیائے دوں پر فریفتہ ہے اس پر تیری عقل کا ماتم کرنا چاہیے۔ یہ مطلب شارحین نے بیان فرمایا ہے لیکن سلسلہ مشائخ کے سرتاج حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ اور فرماتے ہیں جسے امام احمد قسطلانی شارح بخاری، محدث ابوالقاسم بغوی کی روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وکان الحسن اذا حدث بھذا الحدیث بکی ثم قال یا عباد اللہ الخشبۃ تحن الی رسول اللہ شوقاً لمکانہ من اللہ فانتم احق بہ ان تشتا قوا الی لقاتہ۔

یعنی حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ہے کہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرمایا کرتے تھے اے خدا کے بندو ایک لکڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں اتنا روتی تھی تو تم اُس سے زیادہ مستحق ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتاق ہو۔

آں ستوں را دفن کرد اندر زمیں

کہ چوم مردم حشر گرویوم دیں

اُس ستون کو زمین میں دفن کر دو جو قیامت میں لوگوں کی طرح اُٹھایا جائے گا۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مضمون داری شریف اور باقی تمام صحاح کی روایت کا تتمہ ہے روایت کے الفاظ یہ ہیں

فعربہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدفن تحت المنبر

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ستون کے مکالمے سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو فرمایا کہ ستون کو میرے منبر کے نیچے دفن کردو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

وکان اذا صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی الیہ۔

حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس ستون کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے۔

www.Faizahmedowaisi.com

حضرت سہیل کی روایت میں ہے کہ اُسے چھت میں رکھا گیا۔ایک روایت میں ہے کہ اُسے مسجد کے صحن میں دفن کیا گیا۔ان مختلف اقوال کی تطبیق نسیم الریاض میں یوں بیان ہوتی ہے

ھذا الاغنیاما عانہ جعل ھذا الاینا فی مامر انہ جعل فی السقف او دفن تحت المنبر او فی المسجد قریبا منہ بجواز وضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لہ تحت المنبرتم رفع فی السقف لئلا ید اس بالا رجل تکریماً لاثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی ان تینوں روایتوں میں منافات نہیں اس لئے کہ ابتدا میں ستون کو مسجد میں منبر کے تحت دفنایا گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی عزت واحترام کی وجہ سے کہ لوگوں کے قدم ان مقدس نشانات پر نہ آئیں ستون کو منبر سے نکال کر

چھت پر لگایا گیا۔

حضرت ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ لکھتے ہیں کہ ستون کو دفن کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اب وہ جماد نہ رہا بلکہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے صدقے مومنین کے زمرے میں شامل ہو گیا۔ یہی مذہب حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے چنانچہ اُنہوں نے مصرعہ ثانی میں تصریح بھی فرمائی ہے اور یہ معاملہ نیا بھی نہیں بلکہ فطرۃ الٰہیہ کے عین مطابق کیونکہ جسے بھی اللہ تعالیٰ کے کسی محبوب سے اُلفت نصیب ہو جاتی ہے تو وہ اُس محبوبِ خدا کے نفوسِ قدسیہ کی برکت سے ایسے مراتب پالیتا ہے اصحابِ کہف کے کتے کا واقعہ ہمارے لئے بہترین شاہدِ عدل ہے۔ چنانچہ امام عبدالباقی زرقانی شرح مواہب لدنیہ اور علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں

کلب رحب اهل الخير نالته بركتهم وشرف صحبتهم حتى ذكر الله فى كتابه فالخشبة تحن والكلب يحب وهذا عبرة لاولى الالباب۔

یعنی اصحابِ کہف کا کتا اولیاء اللہ کی صحبت با برکت سے وہ مرتبہ حاصل کر گیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنے سچے کلام قرآنِ مجید میں بیان فرمایا اور ستون کی صحبت اور اُس کا رونا مشہور واقعہ ہے اس سے عقلمندوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

بہر حال اس واقعہ سے یقین ہو گیا کہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسی دولت ہے کہ اگر جماد کو بھی نصیب ہو تو وہ بھی بہت اعلیٰ مراتب سے فائز المرام ہو جاتا ہے اگر ایک اُمّی کلمہ گو انسان کا سینہ صحیح معنی میں اپنے نبی پاک ﷺ کے عشق سے معمور ہو تو نہ معلوم کہاں سے کہاں تک اُس کی رسائی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ محمد مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین

www.Faizahmedowaisi.com

بجاہ النبی الکریم ﷺ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

☆......☆......☆